یونسکو تنظیم کے جلسے میں

وزیر فرہنگ و آموزش عالی

ڈاکٹر مصطفی معین کا خطاب

[illegible] ۱۹۹۷ [illegible] جمہوری اسلامی [illegible] متحدہ کی ثقافتی تنظیم [illegible] نشست کے موقع پر [illegible] آموزش [illegible] نے اپنے بیان [illegible] جمہوری اسلامی ایران کے نظریہ [illegible]

وزیر فرہنگ و آموزش عالی ڈاکٹر مصطفی معین نے یونسکو [illegible] میں تمدن کے نتائج [illegible] یہ تجویز پیش کی کہ آئندہ دس [illegible] انسان کی فطرت کی [illegible] اور ترویج اخلاق کا دس سالہ دورہ قرار دیا جائے۔

وزیر موصوف نے اس ضمن میں مزید کہا کہ اس وقت ہمارے پیش نظر جو مقاصد ہیں ان میں اس تنظیم کی اخلاقی ترویج و ترقی مختلف تمدنوں اور مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان گفتگو، صلح و آشتی کے تمدن کی تشکیل حقوق بشر کی پاسداری اور آئندہ نسلوں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ وزیر موصوف نے مزید فرمایا کہ وہ اقوام جو اس تنظیم کی رکن ہیں بہر صورت وحدت و یگانگی کی خواہاں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ وحدت و یگانگی اس نوعیت کی ہو کہ اس کے دائرے میں تمدنی تنوع کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور ہر ایک تمدن کی انفرادیت کو تسلیم کیا جائے۔ نیز ان راہوں کو قطعی مسدود کر دیا جائے جن کے ذریعے طاقتور اقوام جدید ترین ٹکنالوجی سے مسلح ہونے کے باعث اپنے تمدن کو دوسروں پر مسلط کر دینا چاہتی ہیں۔ اور اس امر کے لئے کوشاں ہیں کہ تمدن کے میدان میں بھی ان کا ایسا غلبہ ہو جائے کہ دیگر اقوام ان پر ہی انحصار کریں۔

ڈاکٹر مصطفی معین صاحب نے فرمایا کہ اقوام عالم کو یونسکو سے یہ توقع ہے کہ وہ کسی ایک ثقافت کو دیگر ثقافتوں پر غالب آنے سے باز رکھ سکے گی۔ خواہ یہ بات ان لوگوں کو ناگوار ہی کیوں نہ گزرے جو تمدنوں کو قریب لانے کی بات کہتے ہیں۔ اور شاید یہ انہی کا خود کردہ فیصلہ ہو کیونکہ بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ پس پردہ شاید ان کا یہی مقصد ہو اور انہوں نے خود ہی یہ تہیہ کر لیا ہو کہ اس قسم کے مباحث شروع کر کے وہ اپنی ہی ثقافت کو فروغ دیں۔

ڈاکٹر معین نے مزید کہا کہ جس وحدت و یگانگی کی دنیا کو ضرورت ہے اس کی بنیاد بہت ہی محکم ہونی چاہئے اور اس بنیاد پر ہی باہمی گفتگو، صلح، عدل اور احترام متقابل کے ستون نصب کئے جانے چاہئیں۔

اس قسم کی وحدت و یگانگی کے لئے ضروری ہے کہ جغرافیائی و سیاسی واقعات سے زیادہ دنیا کی ان اخلاقی اقدار کو فروغ دیا جائے جو تمام مذاہب نیز تمام انسانی تمدنوں اور ثقافتوں میں مشترک ہیں۔ یونسکو کو چاہئے کہ اسی طرح کی زمین ہموار کرے۔

موصوف نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کے لئے یونسکو کو چاہئے کہ وہ ایسا درسی دستور العمل تیار کرے۔ جس میں

اخلاقی تعلیمات کو بھی شامل کیا جائے اور اس کی بنیاد ایسے اصولوں پر مرتب کی جائے کہ لوگوں میں اس کو حاصل کرنے کے لئے ذوق و شوق اور رغبت کا جذبہ پیدا ہو۔ اس کے علاوہ تعلیم و تمدن کو فروغ دینے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری ہے کہ ذرائع ابلاغ کی جانب رجوع کر کے ان میں سے ایسے مناظر کو ختم کیا جائے جن میں کینہ و عداوت اور خلاف اخلاق باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر معین نے کہا کہ عالمی سطح پر ترویج اخلاق کی خاطر یونسکو کو چاہئے کہ وہ پہلے اس کے لئے راہ ہموار کرے اور اس میں ایسی فضا پیدا کرے کہ بین الاقوامی تعلقات میں انفرادی و اجتماعی عدل بحال ہو سکے۔

اقوام عالم کو یونسکو سے یہ توقع ہے کہ وہ کسی ایک ثقافت کو دیگر ثقافتوں پر غالب آنے سے باز رکھ سکے گی۔ خواہ یہ بات ان لوگوں کو ناگوار ہی کیوں نہ گزرے جو تمدنوں کو قریب لانے کی بات کہتے ہیں۔

جس خوش اخلاق دنیا کی ہم بات کر رہے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ تمام اقوام کے درمیان سے ہر سطح پر یعنی بین الاقوامی خورد و کلاں انسانی معاشرے حتی سلامتی کونسل اور تنظیم اقوام متحدہ سے امتیازی سلوک کو اس طرح ختم کر دیا جائے کہ کوئی بڑی طاقت مشرق وسطی میں قائم کسی حکومت کے مجرمانہ دہشت پسندانہ افعال کی پشت پناہی نہ کر سکے۔

وزیر فرہنگ و آموزش عالی نے اس امر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہ آئندہ سال سمندروں کا سال کہلایا جائے گا' یہ امید ظاہر کی کہ اس سال ان جنگی جہازوں اور فضائی بیڑوں کی آمد و رفت کم ہو جائے گی جنہوں نے تمام سمندروں میں علاقائی و عالمی سطح پر جنگ کے لئے خطروں میں اضافہ' زندگی کی فضا کو مکدر اور مختلف ممالک کے داخلی امور میں دخل اندازی کو پہلے کے مقابلے' اب بہت زیادہ کر دیا ہے۔

ڈاکٹر معین کو یقین ہے کہ ہر منطقے میں وہ ممالک جن کی آبی حدیں مشترک ہیں امن و صلح کے زیر سایہ کسی بیرونی طاقت کی مداخلت کے بغیر بحسن و خوبی اپنی حدود متعین کر سکتے ہیں۔

آخر میں موصوف نے کہا کہ اسلامی جمہوری ایران کو امید ہے کہ جنوب خلیج فارس میں وہ اپنے ہمسایہ ممالک سے باہمی تفاہم کی روشنی میں امن و صلح کی بحالی کے لئے اس طرح تعاون کر سکتا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے نظیر بن سکے۔

اقوام متحدہ کی ثقافتی تنظیم یونسکو کے جلسہ عام کی انتیسویں نشست نے اپنی کارگزاری اپنے مرکز پیرس میں شروع کی۔ یہ نشست ہر دو سال بعد تشکیل ہوتی ہے جس میں ایک سو چھیاسی ممالک سے تقریباً دو ہزار سیاسی' تمدنی اور تعلیمی میدان کی ماہر شخصیات شرکت کرتی ہیں۔

بقیہ: یونسکو کے سکریٹری جنرل کا بیان

صلح پسندانہ بیان ہمارے لئے باہمی تفاہم کا سرچشمہ اور اقوام عالم کے درمیان صلح و دوستی کے لئے حوصلہ افزا و ہمت بخش پیغام ہے۔

سکریٹری جنرل کو اس بات کا یقین کامل ہے کہ جلدی ہی یہ بیانات اقوام عالم بالخصوص مغربی و اسلامی ممالک پر اثر انداز ہوں گے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یونسکو کے سکریٹری جنرل جناب فذریکو مایور نے جناب خاتمی صاحب کو یہ دعوت بھی دی تھی کہ وہ اس کے اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ لیکن خاتمی صاحب نے شرکت کرنے سے عذر خواہی کی اور اپنے نمائندہ جناب رحمت جلالی کے ذریعہ پیغام ارسال فرمادیا جسے انہوں نے حاضرین جلسہ کو پڑھکر سنایا۔